QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

دورِ حاضر کے اخلاقی بحران اور سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ان کا حل

THE MORAL CRISIS OF THE MODERN ERA AND ITS SOLUTION IN THE LIGHT OF THE LIFE OF THE PROPHET (PEACE BE UPON HIM)

Qamar Zaman*
M.Phil Department of Islamic Studies &Arabic. Gomal University D I Khan
Email: qamarzaman04321@gmail.com
Muhammad Zeeshan**
M.Phil Department of Islamic Studies &Arabic. Gomal University D I Khan
Email: mmuhammadzeshan72@gmail.com
Mazhar Hussain***
Ph D Scholar Department Of Islamic Studies &Arabic. Gomal University D I Khan, 29050, Kpk, Pakistan
Email: khakimarwat786@gmail.com

ABSTRACT
In the present era, humanity is in the grip of a deep moral crisis. Truth, trust, justice, loyalty, modesty and other basic moral values, on which a healthy society is built, are rapidly declining. Lies and deception are gaining popularity in the world of social media, distrust is growing in relationships, and economic and political interests have prevailed over human compassion. In such turbulent times, humanity needs a moral model that is above temporary interests, and that provides guidance at all levels. Here, the biography of the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) comes to the fore as a perfect code of conduct. The Messenger of Allaah (peace and blessings of Allaah be upon him) not only based individual morality but also collective attitudes on justice, mercy, honesty and wisdom. His life shows us how the worst ignorant society can be transformed into the best human society. He (peace and blessings of Allaah be upon him) put truth into practice, made mercy a strength, and made modesty the standard of civilization. Therefore, the real solution to today's moral crisis lies in the light of the biography of the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him). A solution that is not temporary or emotional, but permanent, rational and practical.This article is being compiled in this context so that by presenting the life of the Prophet Muhammad (peace be upon him) against the backdrop of the moral decline of the present era, we can not only understand the roots of this crisis, but also find ways to solve it.

Keywords
Modern times, moral crisis, human society, values, decline, the life of the Prophet (peace be upon him), guidance, the benefactor, social reform, Islamic teachings, guidance, solution to the crisis, implementation of the life, practical model, social justice.

تمہید: دورِ حاضر میں انسانیت ایک گہرے اخلاقی بحران کا شکار ہے۔ سچائی، امانت، عدل، وفا، حیا اور دیگر بنیادی اخلاقی اقدار، جن پر صحت مند معاشرہ قائم ہوتا ہے، تیزی سے زوال پذیر ہیں۔ سوشل میڈیا کی دنیا میں جھوٹ اور فریب کو مقبولیت حاصل ہے، رشتوں میں بے اعتمادی بڑھ رہی ہے، اور معاشی و سیاسی مفادات انسانی ہمدردی پر غالب آ چکے ہیں۔ ایسے پر آشوب دور میں انسانیت کو ایک ایسے اخلاقی نمونہ کی ضرورت ہے جو وقتی مفادات سے بالاتر ہو، اور جو ہر سطح پر راہنمائی فراہم کرے۔ یہاں سیرتِ طیبہ ﷺ ایک کامل ضابطۂ اخلاق کے طور پر سامنے آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صرف انفرادی اخلاق ہی نہیں بلکہ اجتماعی رویوں کو بھی عدل، رحم، دیانت اور

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

حکمت پر استوار کیا۔ آپ ﷺ کی زندگی ہمیں بتاتی ہے کہ کس طرح بدترین جاہلی معاشرے کو بہترین انسانی معاشرے میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے سچائی کو عملی قالب میں ڈھالا، رحم کو طاقت بنایا، اور حیا کو تہذیب کا معیار قرار دیا۔ اس لیے آج کے اخلاقی بحران کا حقیقی حل سیرتِ رسول ﷺ کی روشنی میں ہے۔ ایک ایسا حل جو وقتی یا جذباتی نہیں، بلکہ دائمی، عقلی اور عملی ہے۔ یہ ریسرچ پیپر اسی تناظر میں مرتب کیا جارہا ہے کہ سیرتِ طیبہ ﷺ کو موجودہ زمانے کے اخلاقی زوال کے پس منظر میں پیش کر کے ہم نہ صرف اس بحران کی جڑوں کو سمجھ سکیں، بلکہ ان کے حل کی راہیں بھی پا سکیں۔

کلیدی الفاظ: دورِ حاضر، اخلاقی بحران، انسانی معاشرہ، اقدار، انحطاط، سیرتِ نبوی ﷺ، ہدایت، فلاح، اصلاحِ معاشرہ، اسلامی تعلیمات، راہنمائی، بحران کا حل، سیرت کا نفاذ، عملی نمونہ، معاشرتی انصاف۔

ذاتی سطح پر اخلاقی بحران، سیرتِ طیبہ ﷺ میں حل

دورِ حاضر میں فرد کی سطح پر اخلاقی پستی واضح دکھائی دیتی ہے۔ سچائی کا فقدان، جھوٹ کی فراوانی، خود غرضی، اور حرص و طمع جیسی اخلاقی بیماریاں معاشرے کو دیمک کی طرح کھا رہی ہیں۔ ان مسائل کا حل سیرتِ طیبہ ﷺ میں جا بجا ملتا ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی صداقت، دیانت، ایثار اور قناعت کی عملی تفسیر ہے۔ آپ ﷺ نے اعلانِ نبوت سے پہلے بھی "صادق" اور "امین" جیسے القاب پائے۔ قرآن مجید نے جھوٹ سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا" يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ "([1])۔ خود آپ ﷺ نے فرمایا "تم پر لازم ہے کہ ہمیشہ سچ بولو، کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے، اور نیکی جنت کی طرف "([2])

خود غرضی کے برخلاف آپ ﷺ کی سیرت ایثار و قربانی سے مزین تھی۔ غزوہ تبوک کے موقع پر صحابہ ؓ کو ایثار کی عملی تعلیم دی، اور خود بھی معمولات ترک کر کے تمام سرمایہ جہاد میں پیش کیا۔ حرص و طمع کے بارے میں فرمایا "ابنِ آدم کا پیٹ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے، اگر اسے ایک وادی سونا دے دیا جائے تو وہ دوسری کا سوال کرے گا "([3])۔ آپ ﷺ نے قناعت کو سب سے بڑی دولت قرار دیا۔

یہ تمام تعلیمات اور عملی نمونے موجودہ اخلاقی بحران سے نجات کے لیے رہنما اصول فراہم کرتے ہیں۔([4])

خاندانی سطح پر اخلاقی بحران، والدین کی نافرمانی، ازدواجی ناچاقیاں، اولاد کا بگاڑ

دورِ حاضر میں خاندانی نظام کو جن اخلاقی بحرانوں کا سامنا ہے، ان میں والدین کی نافرمانی، میاں بیوی کے درمیان ناچاقیاں اور اولاد کی تربیت میں ناکامی سرفہرست ہیں۔ یہ مسائل صرف سماجی نہیں بلکہ اخلاقی اور دینی تناظر میں بھی گہری تشویش کا باعث ہیں۔ والدین کی نافرمانی، جو کہ مغربی ثقافت کی اندھی تقلید اور دنیاوی ترجیحات کے غلبے کی پیداوار ہے، قرآن کی صریح ہدایت کے خلاف ہے۔

ارشادِ باری ہے کہ "وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا"

"اور تیرے رب نے حکم دیا کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔"([5])

اسی طرح ازدواجی ناچاقیاں اور طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح خاندانی نظام کی بنیادوں کو ہلا رہی ہے۔ نبوی سیرت ہمیں ازدواجی تعلقات میں محبت، صبر اور خیر خواہی کا عملی سبق دیتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل (گھر والوں) کے لیے بہتر ہو، اور میں تم سب سے زیادہ اپنے اہل کے لیے بہتر ہوں۔"([6]) اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے گھریلو زندگی اور خاندانی معاملات میں حسنِ سلوک کو معیارِ فضیلت قرار دیا۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر غور

---

[1] ۔ التوبۃ:119

[2] ۔ امام مسلم، صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، داراحیاء التراث العربی، بیروت، 2003ء رقم الحدیث 2607

[3] ۔ امام بخاری، صحیح البخاری، کتاب الرقاق، دار ابن کثیر، بیروت، 1998ء رقم الحدیث 6436

[4] ۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ، سیرت النبی ﷺ، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2001ء

[5] ۔ بنی اسرائیل:23:17

[6] ۔ امام ترمذی، سنن الترمذی، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، حدیث:3895۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے نہ صرف ازدواجی اور والدینی تعلقات میں کامل حسنِ سلوک کا نمونہ پیش کیا، بلکہ بچوں کی تربیت کو بھی انتہائی اہمیت دی۔ آپ ﷺ بچوں سے شفقت، محبت، نرمی اور ان کی ذہنی و اخلاقی تشکیل کو دین کی بقا کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ اسی لیے آپ نے فرمایا "اپنی اولاد کو عزت دو اور ان کی اچھی تربیت کرو۔"(7) موجودہ دور میں اولاد کی تربیت کا فقدان ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے، جس کے باعث نوجوان نسل بے راہ روی، نفسیاتی الجھنوں اور اخلاقی پستی کا شکار ہو رہی ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ کا مطالعہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ بچوں کی تربیت محض نصیحت سے نہیں، بلکہ عملی نمونہ، محبت بھرے تعلق، اور انفرادی توجہ سے ممکن ہے۔ اگر والدین نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے راہنمائی لے کر اولاد کی تربیت میں سنجیدگی، فہم، اور شفقت کو شامل کریں تو ایک مضبوط، بااخلاق، اور باہدف نسل کی تشکیل ممکن ہے، جو امتِ مسلمہ کا وقار بن سکتی ہے۔

یہ تمام بحران اسی وقت ختم ہو سکتے ہیں جب خاندانی نظام کو سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں از سرِ نو استوار کیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہر پہلو سے انسانیت کے لیے کامل نمونہ ہے، بالخصوص گھریلو زندگی میں آپ ﷺ کی شفقت، حکمت، تربیت اور محبت کا انداز نہ صرف ایک مثالی خاندان کی بنیاد فراہم کرتا ہے بلکہ جدید دور کے معاشرتی انحرافات کا بھی شافی علاج پیش کرتا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا"(8) اس فرمانِ نبوی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر فرد، بالخصوص مرد کو خاندانی نظام میں قائدانہ کردار ادا کرنا ہے، اور اسے اپنی اہلیہ، اولاد، اور متعلقین کی تعلیم، تربیت اور اخلاقی فلاح کی ذمہ داری سنجیدگی سے لینی ہے۔ جب تک اسلامی تعلیمات کو گھریلو زندگی میں عملی حیثیت نہ دی جائے، اور سیرتِ نبوی ﷺ کو محض مطالعے کا موضوع بنانے کی بجائے عمل کا معیار نہ بنایا جائے، اس وقت تک معاشرتی فساد، اخلاقی انحطاط اور خاندانی بگاڑ کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔

معاشرتی سطح پر اخلاقی بحران اور سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اس کا حل

جھوٹے وعدے اور بد عہدی

دورِ حاضر میں وعدہ خلافی ایک عام معاشرتی مرض بن چکی ہے، جس نے افراد، اداروں، اور حکومتوں کے مابین اعتماد کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ لوگ کاروبار میں، رشتوں میں، سیاست میں، حتیٰ کہ مذہبی معاملات میں بھی وعدے تو کرتے ہیں، لیکن انہیں پورا کرنا اپنی ذمہ داری نہیں سمجھتے۔ نتیجتاً معاشرہ عدمِ اعتماد، فساد، اور بدگمانی کا شکار ہو رہا ہے۔ اسلام میں وعدہ اور عہد کی بڑی اہمیت ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ "وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا" اور عہد کو پورا کرو، بیشک عہد کے بارے میں باز پرس ہوگی۔"(9)

رسول اللہ ﷺ نے وعدہ خلافی کو منافق کی علامت قرار دیا اور فرمایا کہ "آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ" منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور جب امانت دی جائے تو خیانت کرے۔"(10)

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ایفائے عہد

رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی سچائی، وعدہ کی پابندی، اور دیانت داری کا عملی نمونہ ہے۔ مکہ کے مشرکین بھی آپ کو "الصادق" اور "الامین" کے القابات سے یاد کرتے تھے، حالانکہ وہ دینِ اسلام کے منکر تھے۔ سیرت نگار ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ "قریش کے درمیان جب امانت دار شخص کا ذکر ہوتا تو لوگ محمد ﷺ کی طرف اشارہ کرتے اور اُن کے سپرد مال و امانت کرتے تھے۔"(11)

---

[7] ۔ علاء الدین علی المتقی الہندی، کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، رقم الحدیث: 45408

[8] ۔ امام محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، صحیح البخاری، مکتبۃ دار طوق النجاۃ، بیروت، حدیث: 893

[9] ۔ الاسراء: 17:34

[10] ۔ امام محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، صحیح البخاری، مکتبۃ دار طوق النجاۃ، بیروت، رقم الحدیث: 33

[11] ۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، تحقیق: مصطفیٰ السقا، مطبعۃ مصر، دار الجیل، بیروت، طبع جدید، جلد 1، صفحہ 201

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

صلح حدیبیہ اور عہد کی پاسداری

صلح حدیبیہ سیرتِ نبوی ﷺ میں ایفائے عہد کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ جب مشرکین مکہ کے ساتھ معاہدہ ہوا کہ اگر کوئی مکہ سے مدینہ آئے تو مسلمان اسے واپس کر دیں گے، تو ابو جندلؓ جیسا ایک مسلمان جب بیڑیاں پہنے حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے دکھ کے باوجود معاہدے کی پاسداری کی اور اُسے واپس کر دیا۔ یہ وہی اخلاقی بلندی ہے جس نے اہلِ مکہ کے دل جیت لیے۔ سیرت نگار مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ "محمد ﷺ نے نہ صرف دوستوں سے بلکہ دشمنوں سے بھی عہد نبھانے میں بے مثال صداقت اور صبر کا مظاہرہ کیا۔ یہ وہ خصلت تھی جو نبی ﷺ کے دشمنوں کو بھی شرمندہ کر دیتی تھی۔"([12])

عملی تربیت اور عہد کی وفا

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو بھی عہد کی پاسداری کی تربیت دی۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ماں نے مجھے بلایا اور کہا۔ "آؤ، میں تمہیں کچھ دوں گی۔" تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا۔ "کیا واقعی تم اُسے کچھ دینا چاہتی ہو؟" انہوں نے جواب دیا۔ "ہاں، میں اسے کھجور دینا چاہتی ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اگر تم کچھ نہ دیتیں تو یہ تمہارے لیے جھوٹ لکھا جاتا۔"([13]) یہ معمولی باتیں تھیں، لیکن نبی کریم ﷺ نے وعدہ اور صداقت کی تعلیمات کو معمولی معاملات تک وسعت دی، تاکہ معاشرے میں سچائی راسخ ہو جائے۔

آج کا معاشرہ اور نبوی تعلیمات کی ضرورت

آج کے دور میں وعدہ خلافی صرف فرد تک محدود نہیں رہی، بلکہ تجارتی معاہدے، حکومتی وعدے، اور ریاستی بیانات سب ہی اس سے متاثر ہیں۔ لوگ اعتماد کھو بیٹھے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ: جھوٹ، فریب، عدالتی مقدمات، اور بدگمانی۔ یہ سب وہ بیماریاں ہیں جو قوموں کو تباہ کر دیتی ہیں۔ نبی ﷺ کی سیرت سے ہمیں سیکھنا چاہیے کہ وعدہ صرف الفاظ نہیں بلکہ ایک اخلاقی، سماجی، اور دینی ذمہ داری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم فرداً فرداً سچائی، ایفائے عہد، اور دیانت کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔ صرف یہی رویہ ہمارے معاشرے کو اعتماد، سکون، اور ترقی دے سکتا ہے۔

حل: سیرتِ نبوی ﷺ سے ہمیں سچائی، ایفائے عہد، اور دیانت داری کی عملی تربیت ملتی ہے۔ آپ ﷺ نے صادق و امین کے لقب سے معاشرے میں اعتماد کی بنیاد رکھی۔

عدم برداشت اور تعصب

معاشرے میں اختلافِ رائے کو برداشت نہ کرنے، ایک دوسرے کی تحقیر، اور تنگ نظری عام ہو چکی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده" مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"([14])

حل: آپ ﷺ نے اہلِ مکہ کے ساتھ فتح مکہ کے موقع پر عفو و درگزر کا مظاہرہ کر کے معاشرتی امن کی اعلیٰ مثال قائم کی۔

تشدد اور قتل و غارت

معاشرے میں ذاتی اختلاف، فرقہ واریت اور مفادات کی بنیاد پر تشدد اور قتل و غارت عام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لزوال الدنيا أهون عند الله من قتل رجل مسلم" اللہ کے نزدیک پوری دنیا کا فنا ہو جانا، ایک مسلمان کے قتل سے ہلکا ہے۔([15])

---

[12] ۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، جلد 1، صفحہ 327، ناشر: ندوۃ المصنفین، دہلی، طبع جدید۔

[13] ۔ امام ابو داود، سنن ابو داود، کتاب الحدود، باب في الرجم، رقم الحديث: 4991

[14] ۔ امام بخاری، صحیح البخاری، کتاب الإيمان، باب: فضل من استبرأ لدينه، تحقیق: محمد زهير بن ناصر الناصر، ناشر: دار طوق النجاة، بيروت، 1422ھ، رقم الحديث: 10؛

[15] ۔ امام نسائی، السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب القضاء، باب: الرجم، تحقیق: عبد الغفار سليمان البنداری، ناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، 1411ھ، رقم الحديث: 3987

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

حل : سیرت نبوی ﷺ میں دشمنوں کو بھی معاف کرنا، صلح حدیبیہ جیسے معاہدات کرنا اور امن کا پیغام دینا ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔

بے حیائی اور فحاشی

میڈیا، سوشل نیٹ ورکس اور تفریحی ذرائع کے ذریعے فحاشی عام ہوگئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا"إنَّ ممَّا أدرَكَ النَّاسُ مِن كلامِ النُّبوَّةِ الأُولى، إذا لم تَستَحْ فاصْنَعْ ما شِئْتَ"پہلی نبوتوں کے کلمات میں سے یہ بھی ہے کہ جب تم میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کرو۔[16]

حل : آپ ﷺ نے خواتین اور مردوں دونوں کو حیا کی تلقین کی، نظروں کو نیچے رکھنے، لباس میں ستر پوشی، اور معاشرتی پاکیزگی کی تعلیم دی۔

معاشرتی مسائل کا واحد پائیدار حل سیرتِ نبوی ﷺ کی تعلیمات میں پوشیدہ ہے۔ اگر افراد اور معاشرہ نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ کو اپنائیں تو یہ بحران ختم ہو سکتے ہیں۔

معاشی وسیاسی سطح پر بدعنوانی

معاشی وسیاسی سطح پر بدعنوانی، رشوت، بددیانتی، ذخیرہ اندوزی اور اقرباپروری جیسے اعمال آج کے معاشروں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ یہ اعمال نہ صرف عوامی اعتماد کو مجروح کرتے ہیں بلکہ ایک عادلانہ اور منصفانہ نظام کو تہہ وبالا کر دیتے ہیں۔ سیرتِ طیبہ ﷺ ہمیں اس بابت نہایت روشن مثال فراہم کرتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے مدینہ میں اسلامی ریاست قائم کرتے ہوئے عدل وانصاف، شفافیت اور امانت داری کے اصولوں پر سختی سے عمل کیا۔ جب ایک معزز خاندان کی عورت نے چوری کی تو بعض صحابہ نے سفارش کرنا چاہی، لیکن آپ ﷺ نے سختی سے فرمایا"تم سے پہلے کی قومیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ جب ان میں کوئی معزز چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیا جاتا، اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کی جاتی۔"[17]

اسی طرح ذخیرہ اندوزی کے بارے میں نبی ﷺ کا واضح فرمان ہے۔"جو شخص ذخیرہ اندوزی کرتا ہے وہ گناہگار ہے۔"[18] حضور ﷺ نے بارہا امانت داری، دیانت، عوامی خیر خواہی اور بیت المال میں خیانت سے اجتناب پر زور دیا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے" جسے ہم کسی کام پر مقرر کریں اور ہم اس کے لیے کوئی تنخواہ مقرر کریں، پھر وہ اس کے بعد کچھ اور لے، تو وہ خیانت ہے۔"[19]

سیرت کی کتابوں میں بھی آپ ﷺ کی عملی زندگی کا یہ پہلو بڑی وضاحت سے بیان ہوا ہے۔ علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ "نبی کریم ﷺ نے مالیات میں شفافیت کو پہلی ترجیح دی۔ آپ نے ہر مقرر عامل اور افسر سے حساب لیا، اور قوم کی دولت کو ذاتی مفاد سے الگ رکھا۔"[20]

سیرتِ نبوی ﷺ: اخلاقی راہنمائی کا منبع

سیرتِ نبوی ﷺ انسانیت کے لیے اخلاقی تربیت اور عملی راہنمائی کا کامل منبع ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے"وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ "[21] یعنی "بے شک آپ عظیم اخلاق پر فائز ہیں"۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی صبر، عفو و درگزر، سچائی، دیانت، عدل، حلم، تواضع اور حسنِ معاشرت جیسے اوصاف سے آراستہ تھی۔ آپ ﷺ

---

16 امام بخاری، *صحیح البخاری*، کتاب مناقب الأنصار، باب: ایام الجاھلیۃ، *تحقیق*: محمد زھیر بن ناصر الناصر، ناشر: دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ، رقم الحدیث:3483

17 ۔ امام بخاری، صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب: مایذکر من ذی القرنین، *تحقیق*: محمد زھیر بن ناصر الناصر، ناشر: دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ، رقم الحدیث:6788

18 ۔ امام مسلم بن حجاج نیشاپوری، الجامع الصحیح، کتاب الزکاۃ، باب: فضل النفقۃ والإنفاق فی سبیل اللہ، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ رقم الحدیث:1605

19 ۔ امام مسلم بن حجاج نیشاپوری، الجامع الصحیح، کتاب الامارۃ، باب: بیان فضل الجھاد، دار احیاء التراث العربی، بیروت، رقم الحدیث:1832

20 ۔ شبلی نعمانی، *سیرت النبی ﷺ*، جلد2، صفحہ 134، مکتبہ دار المصنفین، اعظم گڑھ، طبع 2005ء

21 ۔ القلم:4

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

کا ہر قول و فعل اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظہر تھا۔ علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں "رسول اللہ ﷺ کا اخلاق نہ صرف اپنی قوم بلکہ ساری انسانیت کے لیے نمونہ کامل تھا۔ آپ ﷺ نے اخلاقی انقلاب کے ذریعے دنیا کی فضا بدل دی[22]۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت کو قرآن نے "اسوۂ حسنہ" قرار دیا ہے، یعنی بہترین نمونہ۔[23]

سچائی اور دیانت

آپ ﷺ کی جوانی میں ہی "الصادق" اور "الامین" کا لقب ملا۔ صدق اور امانت آپ ﷺ کی امتیازی صفات تھیں۔

رواداری اور برداشت

نبی کریم ﷺ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو رواداری اور برداشت ہے۔ آپ ﷺ نے نہ صرف اپنے دوستوں بلکہ دشمنوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک، درگزر اور صبر کا مظاہرہ فرمایا۔ مکہ کے مشرکین نے اذیتیں دیں، طائف میں سنگ باری کی، لیکن آپ ﷺ نے ان کے لیے بددعا نہ کی بلکہ ان کی ہدایت کی دعا فرمائی[24]۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ نے انتہائی ضبط اور وسعتِ قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسے شرائط قبول کیے جو بظاہر مسلمانوں کے لیے سخت تھے، مگر طویل المدتی امن کی بنیاد بنے[25]

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا "فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ"[26] یعنی ان سے درگزر کرو اور درپوشی کرو، بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔" یہ آیت نبی ﷺ کے اس اسلوبِ دعوت کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں نرمی، صبر، اور وسعتِ ظرف نمایاں تھی۔ آپ ﷺ کی زندگی مسلمانوں کے لیے ایک عملی نمونہ ہے کہ اختلافِ رائے یا اذیت کے باوجود معاشرتی ہم آہنگی، رواداری اور صبر کو اپنایا جائے۔

عفت و پاکدامنی

نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ عفت و طہارت کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے ایک ایسے معاشرے میں، جہاں بے حیائی اور اخلاقی گراوٹ عام تھی، اپنی زندگی کا ہر لمحہ پاکیزگی اور وقار کے ساتھ گزارا۔ سیرت نگاروں کے مطابق جوانی کے اس نازک دور میں بھی، جب انسان جذبات کا سب سے زیادہ شکار ہوتا ہے، آپ ﷺ نے کبھی اخلاقی حدود کو نہیں توڑا۔ علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں" :جوانی کے ان ایام میں، جب عرب میں فحاشی عام تھی، محمد ﷺ کا کردار ایسا بے داغ اور شفاف رہا کہ مکہ کے مشرک بھی آپ کو 'امین' اور 'صادق' کہہ کر پکارنے پر مجبور تھے۔"[27]

یہی عفت و پاکدامنی کا اعلیٰ نمونہ بعد میں امتِ مسلمہ کے لیے ایک اخلاقی معیار بن گیا، جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا "لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة "[28]۔تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔

عدل و انصاف

نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں عدل و انصاف کا مظہر سب سے نمایاں ہے۔ آپ ﷺ نے زندگی کے ہر شعبے میں عدل کو معیار بنایا، خواہ معاملہ اپنے قریبی صحابہ کرامؓ سے ہو یا دشمنوں سے۔ آپ ﷺ کے انصاف میں نہ کسی یہودی کے ساتھ تعصب تھا، نہ کسی مشرک کے ساتھ نفرت، نہ کسی غلام یا کمزور کے ساتھ حق تلفی۔ ایک موقع پر جب ایک قریشی عورت نے چوری کی اور بعض صحابہ سفارش لے کر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا "تم سے پہلے قومیں اس لیے تباہ ہوئیں کہ جب ان کا کوئی معزز آدمی

---

[22] ۔ سیرت النبی، دار المصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، جلد 1، ص 98

[23] ۔ الاحزاب: 21

[24] امام محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب المغاز، دار طوق النجاۃ، بیروت، طبع اول: 1422ھ، رقم الحدیث: 3231

[25] ۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، تحقیق، مصطفی السقاء ودیگر، دار المعرفۃ، بیروت، طبع جدید، جلد 2، ص 313

[26] ۔ المائدہ: 13

[27] ۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، دار المصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، ہندوستان، جلد 1، ص 115

[28] ۔ الاحزاب: 21

چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، اور جب کمزور چوری کرتا تو اسے سزا دیتے۔ خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔"[29] آپ ﷺ کی عدل پر مبنی زندگی اسلامی معاشرت کے لیے ایسا اصول فراہم کرتی ہے جو ہر فرد اور معاشرے کو ظلم، جانبداری اور امتیاز سے پاک کرتی ہے۔ قرآنِ مجید نے بھی عدل کو اسلام کی اساس قرار دیتے ہوئے فرمایا" :اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے والے بنو، اللہ کی خاطر، چاہے وہ (فیصلہ) خود تمہارے خلاف ہو، یا والدین اور رشتہ داروں کے خلاف۔"[30] نبی ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں عدل کا یہ مظاہرہ مسلمانوں کے لیے عملی نمونہ ہے کہ وہ اپنے معاملات میں انصاف کو ہر حال میں مقدم رکھیں، خواہ اس کے لیے انہیں اپنی ذات کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے۔

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں عصر حاضر کے اخلاقی مسائل کا حل

سچائی اور امانت کا فروغ

عصر حاضر میں جھوٹ، خیانت، بد دیانتی اور وعدہ خلافی جیسے اخلاقی انحطاط نے معاشروں کو زوال کی طرف دھکیل دیا ہے۔ ان مسائل کا مؤثر حل صرف اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں ممکن ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ بتاتا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوی دعوت کا آغاز ہی صدق و امانت جیسے اوصاف سے ہوا۔ بعثت سے قبل ہی مکہ کے لوگ آپ کو "الصادق الامین" کے لقب سے جانتے تھے۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ نبوت کی بنیاد صداقت و دیانت جیسے کردار پر رکھی گئی۔

رسول اللہ ﷺ نے عملی زندگی میں کبھی جھوٹ کا سہارا نہ لیا، حتیٰ کہ کفارِ مکہ نے بھی آپ کی راست گوئی کی گواہی دی۔ ہجرت کے موقع پر آپ ﷺ نے باوجود شدید خطرے کے، کفار کی امانتیں حضرت علیؓ کے سپرد کر کے لوٹانے کی وصیت فرمائی، جو اس بات کی دلیل ہے کہ امانت صرف قول سے نہیں بلکہ عمل سے بھی ادا ہوتی ہے۔

سچائی اور دیانتداری نہ صرف فرد کے کردار کو مضبوط کرتی ہے بلکہ پورے معاشرے میں اعتماد اور باہمی احترام کی فضا قائم کرتی ہے۔

آج کے دور میں جب میڈیا، تجارت، سیاست اور حتیٰ کہ تعلیمی و مذہبی اداروں میں بھی سچائی سے انحراف اور خیانت عام ہو چکی ہے، تو سیرتِ رسول ﷺ کا یہ پہلو ایک نجات دہندہ نسخہ فراہم کرتا ہے۔ اگر آج کا انسان اور معاشرہ رسول اللہ ﷺ کے راستے پر چلے، تو وہ معاشرتی اعتماد، شفافیت اور اخلاقی بلندی حاصل کر سکتا ہے۔

سیرت کی مستند کتب مثلاً "الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ" از قاضی عیاض، "سیرۃ ابن ہشام"، اور "الرحیق المختوم" از صفی الرحمن مبارکپوری میں جگہ جگہ آپ ﷺ کی صداقت و امانت کے واقعات ملتے ہیں جو اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ نبوی اخلاقیات ہی عصر حاضر کے اخلاقی بحران کا اصل علاج ہیں۔

پس، موجودہ اخلاقی زوال کو روکنے اور معاشرتی اعتماد کو بحال کرنے کے لیے لازم ہے کہ سیرت النبی ﷺ سے راہنمائی لے کر سچائی اور امانت کو زندگی کا شعار بنایا جائے۔ یہ صرف مذہبی فریضہ نہیں بلکہ انسانی معاشرت کے لیے ایک لازمی اخلاقی تقاضا بھی ہے۔

جنسی انارکی کا سدباب

عصر حاضر میں جنسی انارکی اور بے راہ روی ایک شدید اخلاقی بحران بن چکی ہے، جس کے اثرات فرد، خاندان اور معاشرے کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ مغرب سے درآمد شدہ آزاد خیالی، میڈیا کے ذریعے پھیلائی جانے والی فحاشی، اور سوشل میڈیا پر بے محابا اختلاط نے نئی نسل کو شدید ذہنی اور اخلاقی الجھنوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس سنگین صورتِ حال میں سیرتِ طیبہ ﷺ ہمارے لیے ایک مکمل اور مجرّب نمونہ پیش کرتی ہے، جس سے راہنمائی لے کر ہم اس فتنے کا سدباب کر سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے معاشرے میں نکاح کو آسان، سادہ اور بابرکت بنانے پر خصوصی توجہ دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا" نکاح میری سنت ہے، اور جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔"[31] نبی کریم ﷺ نے خود اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ جو نکاح کیے، وہ زیادہ تر سماجی فلاح، یتیموں، بیواؤں اور غریبوں کی دل جوئی اور اصلاحِ معاشرہ کے مقاصد سے تھے۔ اس طرزِ عمل نے مدینہ کے معاشرے میں نکاح کو وقار، سادگی اور عبادت کا درجہ دیا۔ آج جب کہ شادی کو ایک معاشی بوجھ اور نمائش کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے، سیرتِ نبوی ہمیں سادگی اور سہولت کا درس دیتی ہے تاکہ حلال راستے کو اپنانا آسان ہو اور زنا کے دروازے بند ہوں۔

---

29 ۔ امام محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الحدود، دار طوق النجاۃ، بیروت، طبع اول: 1422ھ، رقم الحدیث: 6788

30 ۔ النساء: 135

31 ۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع جدید، ج 2، ص 313

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

شرم وحیا کو ایمان کا جزو قرار دینا بھی نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کا بنیادی حصہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا" :حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ "(32) حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں شرم وحیا کی کیفیت نہ صرف گفتار بلکہ لباس، نشست وبرخاست اور نگاہ کے انداز میں بھی جھلکتی تھی۔ آپ ﷺ نے مرد وعورت کے اختلاط پر حدود مقرر کیں، نگاہوں کو نیچا رکھنے کا حکم دیا، اور فحاشی کے تمام ذرائع سے گریز کی تلقین کی۔

معاشرے میں فحاشی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے عملی اقدامات کیے۔ آپ ﷺ نے مدینہ میں ایسے عناصر کی اصلاح فرمائی جو گانے، شراب، اور بے حیائی میں مبتلا تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص جو دوسروں میں بے حیائی پھیلانے کی کوشش کرے وہ سخت ترین عذاب کا مستحق ہوگا۔ سیرت کے ان واقعات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ فحاشی کا سدباب صرف قانونی نہیں، اخلاقی، تعلیمی اور معاشرتی محاذ پر بھی ضروری ہے۔

پس، سیرتِ نبوی ﷺ ہمیں جنسی انارکی کے خلاف ایک ہمہ جہتی حکمتِ عملی عطا کرتی ہے۔ نکاح کو آسان بنانا، شرم وحیا کو پروان چڑھانا، فحاشی کے ذرائع پر بند باندھنا، اور معاشرتی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا۔ اگر ہم اس اسوۂ حسنہ پر عمل کریں تو نہ صرف اپنے نوجوانوں کو انارکی سے بچاسکتے ہیں بلکہ ایک پاکیزہ، متوازن اور مضبوط معاشرہ بھی قائم کرسکتے ہیں۔

خاندانی نظام کی بحالی

عصرِ حاضر میں خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے۔ والدین، اولاد، شوہر اور بیوی کے مابین تعلقات میں اعتماد، ادب، قربانی اور باہمی حقوق کی جگہ خود غرضی، بے حسی اور انفرادی مفادات نے لے لی ہے۔ سیرتِ طیبہ ﷺ کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ آپ ﷺ نے خاندانی زندگی کو مضبوط اور پائیدار بنانے کے لیے ہر رشتے کو اس کے حقیقی مقام پر فائز کیا۔ آپ ﷺ نے والدین کے ادب کو دین کا حصہ قرار دیا۔ نہ صرف قرآن نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید کی، بلکہ سیرتِ رسول ﷺ میں متعدد مواقع پر یہ عملی نمونہ بھی نظر آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔" اور والد کے ادب واطاعت کو اولاد پر لازم قرار دیا۔

بیوی کے حقوق کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا طرزِ عمل انتہائی شفیق، باوقار اور عدل پر مبنی تھا۔ آپ ﷺ نے نہ صرف عورت کے مقام کو بلند کیا، بلکہ اس کے لیے خاندانی دائرے میں محبت، اطمینان اور انصاف کی بنیادیں رکھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اور میں تم میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں"(33)

اسی طرح بچوں کی تربیت کو آپ ﷺ نے دین کا بنیادی حصہ قرار دیا۔ بچوں کو عزت دینا، ان کے ساتھ شفقت سے پیش آنا، ان کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کرنا اور ان کی شخصیت کو اخلاقی وروحانی بنیادوں پر استوار کرنا آپ ﷺ کی سیرت کا خاص پہلو تھا۔ حضرت حسنؓ اور حسینؓ کے ساتھ آپ ﷺ کا اندازِ محبت اور شفقت تربیتِ اطفال کے لیے کامل نمونہ ہے۔

سیرت النبی ﷺ ہمیں بتاتی ہے کہ خاندانی بگاڑ کو صرف قانونی چارہ جوئی سے نہیں بلکہ اخلاقی تربیت، باہمی محبت، اور سنتِ رسول ﷺ کی پیروی سے ہی درست کیا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کے یہ پہلو آج کے منتشر خاندانی نظام کو از سرِ نو جوڑنے کے لیے بہترین راہنما ہیں۔

عدل، رواداری اور سماجی انصاف

رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیبہ عدل، رواداری، اور سماجی انصاف کی درخشاں مثالوں سے لبریز ہے۔ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں جو ریاست قائم فرمائی، وہ مختلف مذاہب، اقوام اور طبقات پر مشتمل تھی، لیکن آپ ﷺ نے سب کے ساتھ عدل اور مساوات کا سلوک فرمایا۔ عصرِ حاضر میں جب دنیا مذہبی منافرت، نسلی تعصب، اور طبقاتی استحصال جیسے مسائل سے دوچار ہے، سیرتِ رسول ﷺ اس کا بہترین حل پیش کرتی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ "أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ" سب سے افضل جہاد ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا ہے۔"(34)

---

32 ۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، ادارہ اسلامیات، لاہور، طبع جدید، ج1، ص115

33 ۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، ادارہ اسلامیات، لاہور، طبع جدید، ج1، ص116

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

یہ حدیث عدل کی اہمیت اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کا درس دیتی ہے۔ عدل صرف عدالتوں تک محدود نہیں بلکہ معاشرتی معاملات، کاروبار، مذہبی اختلافات اور گھریلو زندگی میں بھی اس کا نفاذ لازم ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اقلیتوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا، وہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے علمبردار اداروں کے لیے بھی نمونۂ عمل ہے۔ آپ ﷺ نے یہودی قبائل سے میثاقِ مدینہ کے تحت پرامن بقائے باہمی کا معاہدہ کیا۔ اس معاہدے میں ہر مذہب کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی دی گئی تھی، جو "لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ کی عملی تفسیر تھی " (35)

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا کہ "من آذى ذميًا فقد آذاني" جس نے کسی غیر مسلم (ذمی) کو ایذا دی، اس نے گویا مجھے ایذا دی۔" (36)

آج کے معاشرے میں جب اقلیتوں پر مظالم اور مذہبی تعصب بڑھ رہا ہے، نبی ﷺ کی یہ تعلیمات انسانیت کو عدل، رواداری، اور باہمی احترام کا پیغام دیتی ہیں۔

سماجی انصاف کے حوالے سے بھی آپ ﷺ کی سیرت مشعلِ راہ ہے۔ آپ ﷺ نے طبقاتی فرق مٹا کر سب کو انسانی مساوات کا درجہ دیا۔ حضرت بلالؓ، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت صہیب رومیؓ جیسے غلاموں اور غیر عربوں کو نہ صرف مساوی مقام دیا بلکہ قیادت کی سطح پر فائز کیا۔ یہ تعلیمات آج کے معاشرے کے لیے پیغام ہیں کہ انسان کی عزت رنگ، نسل، یا حسب و نسب سے نہیں بلکہ تقویٰ اور کردار سے ہوتی ہے۔

"إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ" اللہ کے نزدیک تم میں سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔" (37)

پس، عدل، رواداری، اور سماجی انصاف کے فروغ کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ کا مطالعہ اور اس پر عمل ہی وہ راستہ ہے جو ایک پرامن، متوازن اور عادلانہ معاشرہ قائم کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔

کرپشن کا خاتمہ

معاشرتی بگاڑ اور قومی زوال کی بنیادی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ کرپشن اور بدعنوانی ہے۔ موجودہ دور میں جب یہ ناسور تقریباً ہر ادارے، نظام اور سطح پر پھیل چکا ہے، تو سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں اس کا حل نہایت مؤثر اور جامع صورت میں سامنے آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خیانت، بددیانتی اور امانت میں کوتاہی کو نہ صرف سختی سے منع فرمایا بلکہ اسے اسلامی معاشرت سے خارج قرار دیا۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا" جس نے خیانت کی، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (38)

یہ ارشادِ نبوی ﷺ نہ صرف ایک اخلاقی تعلیم ہے بلکہ ایک معاشرتی اعلانِ براءت بھی ہے کہ کرپٹ شخص اسلامی معاشرت میں مقام نہیں رکھتا۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ کی اسلامی ریاست میں مالی دیانت، عوامی وسائل کی حفاظت، اور حکومتی عہدوں میں شفافیت کو یقینی بنایا۔ آپ ﷺ نے ایک موقع پر ایک عامل (سرکاری نمائندہ) کو اس وجہ سے معزول کر دیا کہ اس نے بیت المال کی اشیاء میں خیانت کی تھی، اور فرمایا کہ "اگر یہ تمہارے باپ کی ملکیت ہوتی تو تم نہ لیتے"! یہ عمل ریاستی احتساب کی اعلیٰ مثال ہے۔ عصر حاضر میں جب بدعنوانی معاشرتی، معاشی اور اخلاقی تنزلی کا ذریعہ بن چکی ہے، سیرتِ نبوی ﷺ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ کرپشن کے خلاف جہاد صرف قانونی نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی فریضہ بھی ہے۔ اگر ہر فرد، بالخصوص اربابِ اقتدار، رسول

---

34 ۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داود، کتاب الآدب، باب فی الرّجل یسب الرجل فیرد، مطبوعہ: دار الرسالۃ العالمیۃ، بیروت، 2009ء رقم الحدیث: 4344

35 ۔ الکافرون: 6

36 ۔ طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، تحقیق: حمدی عبدالمجید السلفی، مطبوعہ: مکتب العلوم والحکم، موصل، 1404ھ، رقم الحدیث: 2140

37 ۔ الحجرات: 13

38 ۔ امام احمد بن حنبل، المسند، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع اول: 1998ء رقم الحدیث: 12505

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

اللہ ﷺ کی اس تعلیم پر عمل کریں کہ امانت داری ایمان کا جزو ہے اور خیانت نفاق کی علامت، تو معاشرے میں شفافیت، دیانت داری اور عدل کا نظام دوبارہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

پس، سیرتِ طیبہ ﷺ کرپشن جیسے ناسور کے مکمل انسداد کا راستہ فراہم کرتی ہے۔ قلب و کردار کی اصلاح سے نظام کی اصلاح تک۔

خلاصۃ البحث

سیرتِ نبوی ﷺ صرف ایک تاریخی مطالعہ نہیں بلکہ ایک جامع ضابطۂ حیات ہے، جو ہر زمانے کے انسان کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ موجودہ دور کا سب سے بڑا المیہ اخلاقی زوال اور سماجی ناہمواری ہے، جس کے نتیجے میں انسانیت اضطراب، بے چینی، ظلم، کرپشن، نفرت اور تعصب کا شکار ہے۔ ان بحرانوں کا حل نہ تو کسی سیاسی نظام میں ہے، نہ کسی سوشیالوجیکل نظریے میں، اور نہ ہی نفسیاتی تجزیوں میں۔ ان کا حقیقی اور پائیدار حل صرف اسوۂ حسنہ ﷺ کی پیروی میں مضمر ہے، جہاں عدل، امانت، دیانت، رحم، رواداری، مواخات، مساوات، اقلیتوں کے حقوق، خواتین کا احترام، اور فقراء کی خبرگیری جیسے آفاقی اصول انسانی معاشروں کو نور و ہدایت عطا کرتے ہیں۔ تعلیم، میڈیا، خاندان اور ریاستی اداروں کو چاہیے کہ وہ سیرتِ طیبہ کو نہ صرف علمی و فکری سطح پر اپنائیں بلکہ اسے عملی اور سماجی سطح پر نافذ کریں تاکہ ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جا سکے جو امن، انصاف اور انسانی عظمت کا گہوارہ ہو۔ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ہر دور میں انسانیت کے لیے روشنی کا مینار ہے، اور جب تک انسان اس روشنی کی طرف رجوع نہیں کرے گا، وہ اپنی منزل سے بھٹکا رہے گا۔ لہٰذا، وقت کا تقاضا ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ کو فرد اور معاشرے دونوں کی تعمیر و اصلاح کا مرکز بنایا جائے تاکہ دنیا کو حقیقی فلاح، عدل اور رحمت کا پیغام مل سکے۔